اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۷

موبائل اور انٹرنیٹ

کے

دینی، اخلاقی اور جسمانی نقصانات

جناب مولانا و مفتی محمد مزمل بدایونی صاحب
استاذ فقہ و تفسیر و کنو ینر اصلاح معاشرہ کمیٹی دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:
دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی
دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک زمانہ تھا کہ انسان رات کو کھلے میدان میں لیٹ کر ستاروں بھرے آسمان کے حسین منظر سے لطف اندوز ہوتا تھا، آج سائنس وٹکنالوجی کی نت نئی ایجادات نے ان ستاروں پر پہنچنا آسان کردیا ہے اور انسان چاند پر پہنچنے کا دعویٰ کر چکا ہے اور اہل سائنس اس کو مان بھی چکے ہیں۔

سائنس وٹکنالوجی کی ایجادات میں موبائل اور انٹرنیٹ نے حیرت ناک تبدیلیاں کی ہیں، پوری دنیا کو انسان کی مٹھی میں منحصر کردیا ہے اور سارے عالم کو ایک گاؤں (GLOBAL VILLLAGE گلوبل ویلیج) کی شکل دے دی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انٹرنیٹ کی بدولت بہت سی دشوار ترین چیزیں آسان ہوگئی ہیں اور اس کے بہت سے فوائد بھی ہیں، دور دراز علاقوں میں رہنے والے قرابت داروں، دوستوں اور عام انسانوں کے حالات سے چند لمحات میں واقفیت حاصل کرنا، ان کے دکھ درد کو بانٹنا، ممکنہ حد تک ان کا تعاون کرنا اور اس جیسی دوسری چیزوں میں موبائل اور انٹرنیٹ کے فائدے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

تعلیمی میدان میں بھی اس کا فائدہ بالکل عیاں ہے، دنیا کے کونے کونے میں موجود طلبہ اپنے استاذ کے تجربات، تحریری وصوتی افادات سے مستفید ہوسکتے ہیں اور استاد عالمی پیمانے پر ایک فعال اور مفید کردار ادا کرسکتا ہے۔

طبی میدان میں انٹرنیٹ کے ذریعہ اب یہ بھی ہو رہا ہے کہ مثلاً ایک دل کا ماہر سرجن کسی مشکل اور پیچیدہ معاملے میں اپنے سے زیادہ دسیوں ماہرین سے بیک وقت ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ آپریشن کے دوران تعاون حاصل کرلیتا ہے ان ماہرین کو ایک جگہ جمع ہونے اور سفر کی صعوبت برداشت کرنی نہیں پڑتی۔

تجارتی و مالی معاملات میں بھی موبائل و انٹرنیٹ کے فوائد قابل ستائش ہیں، تاجر برادری، مقامی اور عالمی مارکیٹ پر نظر رکھتی ہے اور تازہ ترین معلومات کو خرید و فروخت میں پیش نظر رکھتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ موبائل اور انٹرنیٹ کے فوائد سے انکار نہیں ہے اور فوائد کی یہ فہرست بہت لمبی ہے اور دن بدن اس میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، بعض لوگ اس کو پانی سے تشبیہ دیتے ہیں کہ ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والا انسان اس سے اپنی پیاس بجھا سکتا ہے۔

موبائل اور انٹرنیٹ کا غلط استعمال

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اب یہ حقیقت بھی لوگوں پر مخفی نہیں رہ گئی ہے کہ موبائل اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے مختلف دینی، جسمانی اور نفسیاتی مشکلات ونقصانات کی فہرست بھی کم طویل نہیں ہے، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس کی ستائش کرنے والے اور اس کے دلدادہ وفریفتہ لوگ اس کے نقصانات کی کثرت ماننا تو دور کی بات، اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کو بھی تیار نہیں ہیں، ذرائع ابلاغ اور اشتہارات کے ذریعہ جب کسی چیز کے فوائد بیان کیے جاتے ہیں اور اس کثرت سے ان کی تشہیر کی جاتی ہے کہ انسان کے دل ودماغ اور اعصاب پر قبضہ کرلیا جاتا ہے پھر انسان جلد باز بھی واقع ہوا ہے تو فوائد جان کر عجلت میں اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہے، اس کے منفی گوشوں اور نقصانات پر غور کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتا، حالاں کہ کسی نئی چیز کے سامنے آنے پر اس کے تمام گوشوں کی تحقیق کرنا نہ صرف یہ کہ ایک دینی فریضہ ہے بلکہ مذہب بیزار انسانوں کی عقل کا بھی یہی تقاضا ہے۔

موبائل اور انٹرنیٹ فحاشی کا سمندر

انٹرنیٹ کے غلط استعمال کے نقصانات پر ہم نظر ڈالتے ہیں تو سب سے خطرناک پہلو یہ سامنے آتا ہے کہ وہ بے حیائی اور فحاشی کا سمندر ہے، عریانیت عام ہے، حیا سوز مناظر کی بہتات ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی صحیح مقصد کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کیا جائے تب بھی نہ چاہتے ہوئے، اشتہارات کے نام پر عریاں تصاویر سامنے آجاتی ہیں جو نوجوانوں کے شہوانی جذبات بھڑکانے کا کام کرتی ہیں بلا قصد انسان ان کو دیکھنے میں لگ جاتا ہے اس پر نگاہ نہ جمائی جائے؛ کیوں کہ ایسی چیزوں کو دیکھنے اور اجنبی عورتوں پر نظر ڈالنے کو ''آنکھوں کا زنا'' کہا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

'' فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ ''(مسند احمد، ۲۴۳/۲، قاہرہ)

(آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے)

ان فحش مناظر کو دیکھنے سے ایسا بھی بکثرت ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے جذبات بھڑکتے

ہیں اور زنا کاری یا کسی اور گندی حرکت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، زنا کاری اور دیگر گندی حرکتوں سے انسانی صحت بھی برباد ہوتی ہے اور دین کا تو جنازہ ہی نکل جاتا ہے قرآن وحدیث میں ان چیزوں کی شناعت وقباحت بڑی کثرت سے بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

'' وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا ''(سورہ بنی اسرائیل: ۳۲)

(اور زنا کے قریب بھی مت پھٹکو، بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بری راہ ہے)

انٹرنیٹ بے حیائی کا بڑا سبب

اگر انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے بات زنا تک نہ بھی پہنچے (اور اللہ کرے کہ ہر مؤمن اس کبیرہ سے محفوظ رہے) تو بے حیائی سے انسان بچ ہی نہیں سکتا؛ کیوں کہ فحاشی، عریانیت اور بے حیائی کے ایسے مناظر انٹرنیٹ میں پیش کیے جاتے ہیں کہ وہ حیا وغیرت کا جنازہ نکال دیتے ہیں دیکھنے والے بے حیا اور بے غیرت ہوجاتے ہیں اس سے بیٹے اور ماں، باپ اور بیٹی، بھائی اور بہن اور دیگر محارم کے درمیان کی ایک خاص حیا جو گناہوں سے روکنے کے لیے ہی اللہ نے ودیعت رکھی ہے۔ اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے وہ آپس میں بھی بڑی بے شرمی کے ساتھ اخلاق سوز اور حیا سوز گفتگو کرنے لگتے ہیں۔

ایک عجیب واقعہ

اس سلسلے میں محمد انور بن اختر صاحب نے اپنی کتاب ''انٹرنیٹ کے ڈسے'' میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے، واقعہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک حقیقی ماموں اور بھانجے میں گفتگو شروع ہوئی بھانجے نے اپنے آپ کو لڑکی بتاتے ہوئے اپنا نام رابعہ بتایا، دونوں واقعی ایک دوسرے کی حقیقت سے ناواقف تھے، بات یہاں تک پہنچی کہ شادی کی بات بھی ہوگئی لباس کی مخصوص علامتوں سے پہچان کر ایک کیفے میں ملاقات طے ہوگئی، وقت مقررہ پر دونوں وہاں پہنچے تو حقیقی ماموں اور بھانجے تھے اور ماموں جس کو ''رابعہ'' سمجھے ہوئے تھے وہ مرد تھا...... قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ ''وقار'' نامی بھانجہ ماموں کے ساتھ پیش آئے اس حیا سوز واقعے کو بیان کرتے ہوئے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ فخریہ انداز میں کہتا ہے

کہ ''ماموں اب بھی مجھے کوئی پیغام ارسال کرتے ہیں تو ''رابعہ'' سے مخاطب کرتے ہیں''۔ حد ہوگئی بے شرمی کی، کہاں گئی وہ ماموں بھانجے کی ''محارم والی حیا''؟

حالاں کہ دین وایمان کو محفوظ رکھنے میں حیا اور شرم کا جو مقام اور اہمیت ہے اس کو سیکڑوں آیات واحادیث میں بیان کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

'' إِنَّ الْحَيَاءَ وَالإِيمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ ''

(البيهقي في الشعب، حديث: ۷۳۳۱ المستدرك على الصحيحين، حديث: ٦٦)

(بے شک ایمان وحیا آپس میں ملے ہوئے ہیں جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے)

اسلام اور حیا کا وہی تعلق ہے جو روح کا جسم سے ہے اسی لیے روز اول سے اسلام دشمن طاقتیں اہل اسلام کی حیا پر ڈاکہ ڈالنے کے طرح طرح کے اسباب نکالتی رہتی ہیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ معاشرے کے بگاڑنے میں اخلاق وعادات کا اہم کردار ہے اور جب معاشرے میں خصوصاً عورتوں میں بداخلاقی کی وبا پھیل جائے تو نسلیں تباہ ہوتی ہیں؛ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اور اخلاقیات کا سرچشمہ بتایا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی ہے:

'' إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ ''(ابن ماجه، حديث: ٤١٨١)

(ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے)۔

انٹرنیٹ اور وقت کی بربادی

انٹرنیٹ پر وقت کی بربادی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہ گئی، یہ تو آنکھوں کے سامنے کی ایک حقیقت ہے، اب بے مقصد سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر گھومنے کو سرفنگ (SURFING سڑکوں پر آوارہ گردی) قرار دیا جاچکا ہے، مشہور روزنامہ ڈان نے اپنے ۲۴؍ دسمبر ۲۰۱۵ء کی اشاعت میں نوجوانوں کے ذریعہ موبائل اور انٹرنیٹ پر ضیاع وقت کے سات طریقے شمار کیے ہیں: گوگل پر گیمز کھیلنا، فیس بک پوسٹس کو لائک کرنا، سوشل میڈیا پر بے مقصد گھومنا، گوگل ارتھ اور اسٹریٹ ویو، یوٹیوب پر جانوروں کی ویڈیوز دیکھنا۔ بے مقصد مضامین

پڑھنا، مزاحیہ پروگرام دیکھنا، اب تو کئی امریکی یونیورسیٹیاں ایسے طریقوں پر تحقیق وریسرچ کر رہی ہے ہیں جو نوجوانوں کو انٹرنیٹ پر وقت ضائع کرنے سے روک سکیں لیکن کوئی موثر طریقہ نہیں ڈھونڈ سکی ہیں اب تک کا سب سے بہترین طریقہ وہی مانا گیا ہے جو ہمارے اکابر واسلاف بلکہ ہماری دینی تعلیمات نے سیکڑوں سال پہلے سے طے کیا ہوا ہے کہ دن بھر کے کاموں کا ٹائم ٹیبل بنالیا جائے اور خود کو اتنا فارغ ہی نہ چھوڑا جائے کہ انٹرنیٹ ہمیں گرفت میں لے سکے۔

وقت کی قدر وقیمت

جب کہ وقت اس قدر قیمتی شئ ہے کہ دنیا کی کسی چیز کا اس سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، اس دنیا میں کسی بھی شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والا اگر کامیاب نظر آتا ہے اور اس نے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں تو اس کی زندگی کا مطالعہ کریجیے، اس کی کامیابی کا راز وقت کا صحیح استعمال ہوگا، شریعت کی نظر میں وقت کی قیمت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ ایک سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے انتہائی اہم مضمون بیان کرنے سے پہلے وقت اور زمانے کی قسم کھائی ہے، ایک حدیث شریف میں قیامت کے دن پانچ چیزوں کے بارے میں سوال ہونا بتایا گیا ہے اس میں فرمایا گیا ہے:

''عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلاهُ ''(ترمذی، حدیث: ۲۴۱۶)

کہ اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس چیز میں ختم کی اور اس کی جوانی کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس کو کہاں کھپایا؟

انٹرنیٹ پر جوانی اور عمر کے قیمتی لمحات بلکہ طویل وقت برباد کرنے والے ہمارے نوجوان بھائی جذبات سے الگ ہوکر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں گے تو انھیں احساس ہوگا کہ ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے، وہ بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایک بے مقصد اور لایعنی چیز میں صحت اور وقت جیسی عظیم نعمتوں کو ضائع کررہے ہیں حدیث شریف میں ہے:

''نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ''(بخاری، حدیث: ۶۰۴۹)

(دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے اور فریب میں ہیں اور وہ دو نعمتیں صحت اور فراغت ہیں)

اس لیے خدارا ان لایعنی اور بے فائدہ چیزوں پر وقت ضائع کرنے سے اپنے آپ کو

بچائیں اور ایسے اسلام کے حامل بنیں جو خیر و خوبی والا ہو، حدیث نبوی میں ہے:

"مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ" (سنن ترمذی، حدیث: ۲۳۱۸)

(انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے)۔

موبائل اور انٹرنیٹ کے جسمانی نقصانات

موبائل اور انٹرنیٹ کے غلط اور زیادہ استعمال سے سر درد، اعصابی تناؤ، دل کی بیماریاں، کان کی خارش، بلڈ پریشر اور نگاہ کی کمزوری جیسی متعدد بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں، جسمانی اور طبی اعتبار سے اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے یادداشت کی طاقت بے حد متاثر ہوتی ہے، سویڈن میں ۲۰۰۸ء میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق موبائل کا کثرت سے استعمال کانوں کے قریب کینسر کے پھوڑے بننے کے امکانات کئی گنا بڑھا دیتا ہے، یونیورسٹی آف البنی اور یونیورسٹی پیٹسبرگ کے شعبۂ کینسر کے سربراہان امریکی ایوان نمائندگان کی قائمہ کمیٹی کو موبائل فون کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے تجویز دے چکے ہیں کہ موبائل کے نقصانات کی اتنی ہی تشہیر کی جانی چاہیے جتنی سگریٹ نوشی کے نقصانات کی تشہیر کی جاتی ہے۔

انٹرنیٹ جھوٹ پھیلانے کا بڑا ذریعہ

انٹرنیٹ کی ایک بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ اس میں ہر رطب و یابس، صحیح و غلط باتوں کی اشاعت یکساں طور پر کی جاتی ہے، یہ زحمت گوارہ نہیں کی جاتی کہ آنے والی خبر کی تحقیق کر لی جائے بلکہ اب تو کسی خبر کو کمزور کرنے کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہوتا ہے کہ "یہ واٹس ایپ کی خبر ہے" پھر بھی بے سروپا خبروں کو آگے بڑھانے کی مقابلہ آرائی ہوتی ہے کہ کون پہلے شیئر کر لے، حالاں کہ شریعت کی واضح ہدایت ہے کہ کسی بھی آنے والی خبر کی تحقیق ہونی چاہیے مبادا کسی فتنے میں ابتلا نہ ہو جائے اور شریعت ہر سنی سنائی بات بیان کرنے والے کو جھوٹا بھی قرار دیتی ہے، حدیث نبوی ہے:

"كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" (مقدمہ مسلم، حدیث: ۵)

(انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے)

انٹرنیٹ دھوکہ دہی کا بڑا ہتھیار

آج کل انٹرنیٹ فریب و دھوکہ دہی کا اتنا بڑا ذریعہ بن چکا ہے کہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو اس پر قابو پانا مشکل ہو رہا ہے، ہیکرس اپنی مہارت سے کسی کے کھاتے سے خطیر رقمیں غائب کر دیتے ہیں، دھوکہ دے کر بذریعہ فون کال پاس ورڈ وغیرہ معلوم کرتے ہیں، کسی کی بھی ذاتی اور پوشیدہ معلومات حاصل کر کے ان کا بے جا استعمال کرتے ہیں، ان معلومات کے ذریعہ لوگوں کو ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔

انٹرنیٹ ایک بڑا جوا خانہ

انٹرنیٹ اس وقت دنیا میں جوا اور سٹے کا سب سے بڑا مرکز اور بازار بنا ہوا ہے، طرح طرح کے کھیلوں میں بازی لگانا اور سیکڑوں قسم کے سٹے انٹرنیٹ پر متعارف ہیں، اس کے لیے الگ سے ویب سائٹس بنائی جاتی ہیں، اس کا بڑا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اب تک روایتی جوے خانوں میں جانے والے لوگ برے سمجھے جاتے تھے، شریف گھرانوں کے افراد وہاں جانے سے شرماتے تھے لیکن اب کسی بھی شخص کو ان روایتی جوے خانوں میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اب بڑے بڑے شریف سمجھے جانے والے لوگ گھر بیٹھے باعزت طریقے سے جوا کھیل رہے ہیں، کئی باحیثیت گھرانوں کی اس لت میں لگ کر دیوالیہ ہونے کی خبریں گشت کرتی رہتی ہیں، جب کہ جوا ایک گندا اور شیطانی عمل ہے، قرآن کریم میں اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے (دیکھیے: سورہ مائدہ: ۹۰)

خلاصہ یہ ہے کہ موبائل اور انٹرنیٹ کے نقصانات، فوائد سے کم نہیں اس لیے اس کے استعمال میں احتیاط نہایت ضروری ہے اس کا صحیح استعمال نہ ہو تو مال و دولت، عزت و آبرو، صحت اور شرم و حیا ہر چیز کی تباہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقر و فاقے سے پہلے مالداری کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔ (مستدرک حاکم، حدیث: ۷۸۴۶)